مجلہ تحریک طالبان پاکستان

13

شعبان المعظم/۱۴۴۴ھ بمطابق مارچ 2023



- اقبال اور پاکستان میں رائج نظام
- ایک نظر عمر میڈیا پر
- وزیر سیاسی امور تحریک طالبان پاکستان ڈاکٹر حمود سواتی حفظہ اللہ کے ساتھ خصوصی انٹرویو!



فہرست مضامین

ملک کا ہر ادارہ مفلوج ہے	اداریہ
قومیت، سببِ تقسیم	حارث خان
اقبال اور پاکستان میں رائج نظام	جواد احمد
میرے وطن کی سیاست	عبداللہ مجاہد
ایک نظر عمر میڈیا پر	مولانا خالد قریشی
بلوچستان کی مظلوم عوام کے نام پیغام	شیخ خالد حقانی رحمہ اللہ
تذکرہ رفتگانِ	استشہادی مجاہد آدم شاہ رحمہ اللہ
خصوصی انٹرویو	ڈاکٹر حمود سواتی حفظہ اللہ کے ساتھ
نام نہاد اسلامی جمہوریت	فرخ پنجابی
کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ	
بولتی تصویریں	

اداریہ

ملک کا ہر ادارہ مفلوج ہے

بات صاف ہے کہ جب آپ کی پارلیمنٹ، فوج و پولیس، عدالت اور دیگر تمام نجی ادارے مفلوج ہیں، لوگ جمہوریت سے بیزار ہیں، اسلام کے نام پر بنائے گئے ملک میں اسلامی نظام بھی نہیں ہے نہ اسلام پسندوں کا بھلا ہو رہا ہے اور نہ ہی جمہوریت پسندوں کا، تو آخر کیا کرنا چاہیے؟ آپ سوچ کر تھک جائیں گے مگر آپ کو اس کے علاوہ کوئی جواب نہ ملے گا کہ ملک میں ایک منظم مسلح قیام کیا جائے جس سے نہ صرف ظالم کا ہاتھ تھاما ہم کئی سالوں سے اس بات کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور رو رہے ہیں کہ اتنے اتنے سال ہوگئے اور امن نہیں آیا، معیشت ٹھیک نہیں ہوئی، روٹی کپڑا مکان کا مسئلہ حل نہیں ہوا، نیا پاکستان نہیں بنا اور جرائم کی روک تھام نہ ہوئی اور کتنے مسائل ہیں جو ہمارے سامنے ہیں کہ پاکستان کا ہر باشندہ اس کو سن سن کر بڑا ہوگیا ہے اب تو بظاہر پاکستان سے کمزور مما لک بنگلہ دیش اور افغانستان وغیرہ کی معیشت اور امن کا مسئلہ بھی حل ہوچکا ہے، پاکستان کا حریف بھی دنیا میں ایک طاقت کے طور پر ابھر رہا ہے مگر یہاں سب کو جیب اور جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں، فوجی ہو یا سیاسی لیڈر جیبیں بھر کر لندن اور آسٹریلیا کا رخ کر رہے ہیں اور ملک کی صورتحال جوں کی توں ابتر ہے صرف یہی نہیں بلکہ ملک کے اندر سب سے مضبوط ادارہ کس قدر بدحال اور مفلوج ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے ایک طرف ایک گھنٹے کے اندر اندر گرفتاری، ضمانت اور رہائی سب کچھ ہوجاتا ہے مگر دوسری طرف ایک سنوائی کیلئے بیس بیس مرتبہ قطار میں لگنا پڑتا ہے اور مسئلہ حل ہوتے ہوتے اس کی ایک نسل بھی جوان ہوجاتی ہے حال ہی میں راؤ انوار اور سانحہ بارکھان کا مشاہدہ کرلیں کہ عدالت نے کیا کیا اور کیا کرے گی؟

پولیس کا حال تو پوچھنے لائق ہی نہیں ہے چوری، ڈکیتی، رشوت، جنسی جرائم اور قتل و غارت میں یہ خود آگے رہتی ہے تو قوم کا کیا بھلا کرے گی؟ آپ کراچی کے کسی بھی تھانے میں ایس ایچ او سے نجی طور پر بات کرکے سمگلنگ، اغواکاری اور چوری ڈکیتی کی زبانی لائسنس حاصل کرسکتے ہیں بس آپ کو چائے پانی کا انتظام کرنا پڑے گا فوج کے بارے میں تو آپ سنتے ہی ہیں کہ کیا سے کیا ہوگئی ہے یوں کہنا مناسب ہوگا کہ بس پاکستان میں اگر کوئی سکھ کا سانس لے رہا ہے تو یہ اس کی کرامت ہے اور اس پر اسے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہیے حال ہی میں آپ نے ایک ریسرچ کے بارے میں پڑھا ہوگا کہ نصف سے زائد پاکستا نیوں کو اگر موقع ملے تو وہ باہر چلے جائیں گے اور یہ جملہ بھی پڑھا ہوگا کہ "نہ ملک میں رہنے کے پیسے ہیں اور نہ ملک سے باہر جانے کے" یہ سب کیوں ہو رہا ہے اور قوم کو اس کے بارے میں کس سے سوال کرنا چاہیے؟

جاسکتا ہے بلکہ مظلوم کی تمنائیں بھی اسی سے جڑی ہوئی ہیں اور تجربہ بھی یہی ہے کہ جس چیز کا کوئی اور حل نہ ہو تو طاقت کا جائز استعمال کرنا چاہیے

قومیت، سببِ تقسیم

محمد حارث خان

قومیت اور دین کی راہیں جدا جدا ہیں، جتنا جلدی ہوسکے یہ سمجھ لیجئے کہ قومیت تقسیم کا سبب ہے جبکہ دین پوری امت کو اسلام کے سائے تلے جمع کرنے کا نام ہے ۔ مسلمانوں کو مختلف قوموں، ملکوں اور سرحدوں میں محدود کرنے کے پیچھو یہی ایک شیطانی منصوبہ تیار کیا گیا تھا کہ ان میں قوم پرستی کچھ اسطرح پیوست ہوجائے کہ ان میں سے کوئی تحریک اس بدترین جاہلیت کے خلاف اٹھ کھڑی نہ ہو اور اگر ایسا ہو بھی جائے تو اسکو وطنیت پرستی میں جکڑے ہوئے مسلمان خود اپنے ہاتھوں مار ڈالیں ۔

یہاں پر ایسے نظام کی ضرورت پیش آئی جو خدا کے وجود کو علانیہ چیلنج نہ کرتا ہو لیکن مذہب کو ریاست کے انتظامی معاملات سے دور رکھتا رہے، اسکے لیے سب سے پہلا مرحلہ ایک ایسی مارشل ریس یا نسل کہہ لیجئے، اس کو قوت بخشی گئی جو سوال نہ کرتی ہو، نہ غلط کو غلط سمجھتی ہو، جس میں غلامی کو لے کر مزاحمت کا جذبہ ناپید ہو، بظاہر وہ مسلمان ہی ہوں لیکن وہ آسمانی نظام کے مقابلے اپنی ریاست کی بقا انسانوں کے بنائے ہوئے شیطانی نظام میں محفوظ تصور کریں ۔

برصغیر میں جنگ آزادی کی شکست کے نتیجے میں اسی مارشل ریس کے قیام کے ساتھ ہی ایسے مذہبی طبقے کا بھی جنم ہوا جس نے نہ صرف قابض فرنگی بندھ باندھنے کی بجائے درسگاہوں اور خانقاہوں میں یہ کہہ کر خود کو چھپا لیا کہ اس فتنے کا مقابلہ زبان اور زور بازو سے نہیں کیا جاسکتا ہے ابھی محض اپنے دین کو بچائیں۔اس کے بالکل برعکس جب یہی فرنگی یلغار پوری قوت سے قبائلی علاقوں سے ٹکرائی تو یہاں اسے شکستیں بھی ہوئی اور بدترین پسپائی بھی اختیار کرنی پڑی۔ اسکی ایک بہت بڑی وجہ جذبۂ جہاد کے لیے دی جانے والی وہ قربانیاں تھیں جس نے افغانستان میں فرنگیوں کے قدم کبھی مستحکم ہی نہیں ہونے دیئے۔ خصوصاً جس کے مفادات ریاست نظریۂ قومیت سے وابستہ ہیں تو ہمیں قومیت کو قرآنی قوانین کے مطابق صرف تعارف کے طور پر استعمال کریں اور اس سے آگے ہم صرف اور صرف دینی بھائی چارگی کے تحت رہتے ہوئے وطن عزیز میں ایک مستحکم اسلامی نظام کیلئے کوشاں ہوجائیں ۔



اقبال اور پاکستان میں رائج نظام

جواد احمد

ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم حق سے زیادہ بڑے اور مشہور لوگوں کی باتوں کو اہمیت دیتے ہیں پاکستانیوں کی اسی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بندہ یہاں اقبال کی شاعری پر کچھ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ اقبال نے صرف "لب پہ آتی ہے دعا بن کہ تمنا میری" اور "ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے" جیسی نظمیں ہی نہیں لکھیں بلکہ اور بھی بہت سے اہم موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ چونکہ ہمارے حکمرانوں کو علم و دانش سے کبھی واسطہ نہیں پڑا اس لیے اقبال کی شاعری کسی کو سمجھنے کا موقع نہیں ملا ورنہ اقبال کا کلام بھی پاکستان میں کالعدم ہوسکتا تھا جیسے آج حق پر چلنے والوں کا مواد نشر کرنے پر پابندی ہے۔ اقبال مختلف ملکوں میں تقسیم مسلمانوں کو ایک قوم کی شکل میں دیکھتے ہیں اور ملکوں اور سرحدوں کے نام نہاد تقدس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

اقبال کی ساری قومی شاعری کسی مخصوص جغرافیائی حدود پر مبنی نہیں ہے بلکہ وہ قوم کو ہمیشہ مسلم امت کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔ انکی قومی شاعری اسلام کا حقیقی قومی تصور بیان کرتی ہے۔ یہ چند اشعار اقبال کے نظریہ قومیت کو واضح کرنے کے لیے کافی ہیں

ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

دامن دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں
اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی

دو اشعار اور دیکھیے

بتان رنگ و خوں کو توڑ کر یک ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

یہی نہیں اقبال نے جس حکومتی نظام پر شدید تنقید اور سخت مخالفت کی وہی نظام پاکستان پر مسلط کردیا گیا ہے۔ اقبال نے مغرب کے جمہوری نظام کو بدترین غلامی سے بھی برا کہا اور اکثریت کی حکومت کے نظریے کو عقل و دانش سے خالی کہا۔ اقبال کے نزدیک جمہوریت میں صحیح اور غلط کی بنیاد پر فیصلے نہیں ہوتے بلکہ لوگوں کی اکثریت کی بنیاد پر فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر لوگوں کی اکثریت جھوٹے، بے ایمان اور منافق لوگوں پر مشتمل ہو تو وہ جو چاہیں قانون بناسکتے ہیں، صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح قرار دے سکتے ہیں۔ جمہوریت میں بندوں کو گنا کرتے ہیں علم و عقل کی بنیاد پر پرکھا نہیں۔

کرتے ہیں بلکہ اقبال جمہوریت کو ابلیس کا نظام کہتے ہیں۔
اقبال لکھتے ہیں

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

ایک فارسی شعر میں رقم طراز ہیں
گریز از طرز جمہوری غلامی پختہ کارشو
کہ از مغز دو صد خر فکر انسان نمی آید
مزید لکھتے ہیں
اس میں کیا شک ہے کہ محکم ہے یہ ابلیسی نظام
پختہ تر اس سے ہوئے خوئے غلامی میں عوام

تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام
چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

اقبال جانتے ہیں کہ یہ وہی علاقہ ہے جہاں سے امام مہدی کا ساتھ دینے کے لیے فوجیں جائیں گی اور بیت المقدس فتح کریں گی۔ اسی واقعہ سے متعلق ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مشرق سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے، اس کو اقبال نے اپنے شعر میں اس طرح بیان کیا ہے:

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

مضمون کی طوالت سے گھبرا بھی رہا ہوں لیکن ختم کرنے کا دل بھی نہیں کر رہا۔ ایک آخری شعر لکھ کر کالم مکمل کرتا ہوں کہ اقبال کے نزدیک دین اور دینی اقدار کی کتنی اہمیت ہے اور ہمارا معاشی و سیاسی نظام دین کی مخالفت کی وجہ سے کس طرح بدترین ذلت اور پستی کا شکار ہے یہ شعر اقبال کا درد بیان کررہا ہے

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا



میرے وطن کی سیاست

عبد اللہ مجاہد

پاکستان کا کوئی بھی اخبار دیکھیں یہ دو چیزوں سے بھرا نظر آئے گا۔ ایک سیاست دانوں کی آپس کی لڑائیاں اور دوسرا پاکستانی عوام کے مسائل۔ آپ کوئی بھی نیوز چینل کھولیں یہی دو چیزیں آپ کے سامنے آئیں گی۔ ابتدائے تاریخ پاکستان سے ہی یہ دونوں چیزیں ہم پڑھتے آئے ہیں اور یہی دونوں چیزیں ہی مسلسل بڑھ رہی ہیں۔مسائل اتنے ہیں کہ ایک مضمون تو کیا ایک کتاب میں بھی بیاں نہ ہو سکیں اور سیاست دانوں کی لڑائی پر لکھنا تو اپنا اور آپ کا وقت ضائع کرنا ہے۔جہاں دو چار لوگ جمع ہوتے ہیں، ان کا موضوع بھی سیاست دانوں کی لڑائی اور پاکستانی عوام کے مسائل ہی ہوتے ہیں۔یہ باتیں ہر گلی، محلے، چوک اور ہوٹلوں پر آپ کو سنائی دیں گی۔ یہاں ان تمام مسائل کی وجوہات اور انکے حل پر مختصر بات کرنے کی کوشش کروں گا۔

ایک عام آدمی اگر ڈاکٹر کے پاس علاج کے لیے جائے اور اسکی دوائی چار دن کھائے، اگر اسے فرق نہ پڑے تو وہ ڈاکٹر تبدیل کرکے کسی دوسرے ڈاکٹر کی دوا لینا شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص بازار سے فروٹ لینے جائے اور گھر آکر پتا چلے کہ اس میں سے کچھ خراب نکلے ہیں تو وہ ان کو واپس کرتا ہے یا پھر کسی دوسرے دوکاندار سے خریداری شروع کر دیتا ہے

حیرت اس بات پر ہے کہ پاکستانی قوم 75 سالوں سے انہی سیاست دانوں سے دھوکہ کھا رہی ہے، جنہوں نے پاکستان کو مسائل کے دلدل میں دھنسا دیا ہے اور اب بھی عوام کے سامنے معصوم اور خدمت گزار بننے کا ڈھونگ رچا رہے ہیں۔ملکی وسائل لوٹنے اور ضائع کرنے میں تمام سیاست دانوں کا برابر کا حصہ ہے

ان سیاست دانوں کو بس حکمرانی کا ہی لالچ ہے۔ اسی لالچ کے لیے یہ برصغیر میں انگریز حکومت کے وفادار رہے اور آج بھی انگریزی قانون و نظام کی محافظ پاکستانی فوج کی کٹھ پتلی کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ عام عوام کو یہ کیڑے مکوڑوں کی طرح سمجھتے ہیں۔اپنی ناجائز حکمرانی قائم رکھنے اور قومی وسائل پر ہاتھ صاف کرنے لیے انہوں نے جمہوریت کا راستہ اپنایا ہوا ہے ۔ اسی جمہوریت کے ذریعے یہ اپنے ہر ناجائز کام کو جائز کر لیتے ہیں ۔

چونکہ جمہوریت میں اکثریت کی مرضی سے مرضی کے مطابق قانون بنوایا جاسکتا ہے اور سیاست دانوں کی اکثریت ہی کرپٹ، بے ایمان اور بدکردار ہے اس لیے ملک کے تمام قوانین یہ اپنے مفاد کو مدنظر رکھ کر بناتے ہیں اور افسوس صد افسوس کہ ان کا محاسبہ کوئی نہیں کرسکتا۔ پاکستانی عوام کو سوچنا ہو گا کہ

کب تک ان سیاست دانوں سے دھوکہ کھاتے رہیں گے ؟

یہ جمہوری نظام اور اسے چلانے والے مفاد پرست سیاست دان اور اسکی حفاظت کرنے والی برطانوی روایات کی امین پاکستانی فوج کی وجہ ہے ۔اگر 75 سال تک ہمارے مسائل حل نہیں ہوسکے تو آگے کس بنیاد پر ہم ان سے امید لگائے بیٹھے ہیں؟ ملک میں پھر الیکشن کا شور سنائی دے رہا ہے، سوال یہ ہے کہ اگر الیکشن ہوگئے تو کون لوگ دوبارہ حکمران بنیں گے؟ اور کیا گارنٹی ہے کہ یہ الیکشن جیت کر ملک کے مسائل ختم کریں گے؟ عوام کو سوچنا ہوگا اور نظام کی تبدیلی کے لیے مسلح ہوکر اٹھ کھڑا ہونا ہوگا ۔

آج پاکستان جہاں ہے، اس کے ذمہ دار وہی ہیں جو اس پر قابض ہیں ۔پاکستانی عوام کب تک سیاسی پارٹیوں (کی شکل میں چند خاندانوں) کی غلامی کرتی رہے گی ۔پاکستانی عوام کو سوچنا ہو گا، پاکستانی جوان کو سوچنا ہوگا
،

اس جمہوری نظام، اس نظام کو چلانے والے (سیاستدانوں) اس نظام کی نام نہاد حفاظت کرنے والے (جرنیلوں) کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا ہوگا ۔یہی ان مسائل کا حل ہے

معروف حریت پسند صحافی اور تحریک ختم نبوت کے رہنما آغا شورش کشمیری نے پاکستان بننے اور پاکستان کی ابتدائی حکمرانی کا زمانہ دیکھا ہے انہوں نے قیام پاکستان کے بعد کے حالات کو ایک شعر میں خوب بیان کیا ہے
:

میرے وطن کی سیاست کا حال مت پوچھو
گھری ہوئی ہے، طوائف تماش بینوں میں



ایک نظر عمر میڈیا پر

مولانا خالد قریشی



تحریک طالبان پاکستان تمام اداروں کو مدنظر رکھتے ہوئے بہتر سے بہترین نظم و ضبط پیش کرنے والی اپنی نوعیت کی جنوبی ایشیاء کی منظم ترین جہادی جماعت ہے ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جہاد صرف قتال کا نام نہیں ہے بلکہ قتال کی تقویت کے لئے اور ایسے منظم انداز میں آگے بڑھانے کے لئے مختلف ادارہ جات کی تشکیل بھی ضروری ہے ۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہو گا کہ تحریک طالبان پاکستان رہبری شوریٰ سے لیکر اعلامی کمیشن تک ہر چیز پر نظر رکھی ہوئی ہے اور ہر ادارے کو حسب استطاعت وسائل فراہم کر کے اسے جہاد پاکستان میں اپنی صلاحیت بروئے کار لانے کے مواقع فراہم کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں تحریک طالبان پاکستان (کے اطلاعات و نشریات) کا ادارہ ”عمر میڈیا“ بھی دیگر شعبہ جات کی طرح خوب فعال ہے اور پچھلے ادوار کی بنسبت زیادہ منظم اور فعال ہے ۔

عمر میڈیا کا سب سے اہم کام تحریک طالبان پاکستان کا موقف پیش کرنا ہے ۔ حالات کے تناظر میں کسی واقعے کی تحقیق یا تردید کرنی ہو، کسی واقعے کے بارے میں ضروری وضاحت دینی ہو یا کسی کی تعزیت یا ہمدردی ہو تو اعلامی کمیشن کی زیرِ نگرانی عمر میڈیا اسے نشر کرتا ہے اور اسی طرح بواسطہ ترجمان اسے صحافی برادری کو بھی بروقت ارسال کرتا ہے ۔ دیکھا جائے تو اس حوالے سے تحریک کا اعلامی کمیشن بہت ہی بیدار رہا ہے اور کوئی بھی ایسا واقعہ یا سانحہ نہیں رہتا جس پر بولنے کی ضرورت ہو اور وہ خاموش رہا ہو۔

عمر میڈیا کا شعبۂ ویڈیو بھی بہت ہی فعال اور تحریک طالبان پاکستان کی فعالیت کے بارے میں آگاہی دینے کے ساتھ ساتھ دشمن کے مظالم اور زیادتیوں سے بھی پردہ فاش کرنے کا کام بخوبی سرانجام دے رہا ہے ۔ کیلئے عمر میڈیا نے درج ذیل الگ الگ سلسلے قائم کر رکھے ہیں ۔

ابطال امت

اس سلسلے میں تحریک طالبان پاکستان کے شہید قائدین کی سوانحِ حیات پر مبنی ویڈیوز شائع ہوتی ہیں

معرکے ہیں تیز تر

اس سلسلے میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کی عملیات کی ویڈیوز دکھائی جاتی ہیں ۔ اس نوعیت کا سلسلہ اس سے پہلے ”الکرار ون“ کے نام سے تھا۔

تیار ہیں ہم

اس سلسلے میں تحریک طالبان پاکستان کے معسکرات کی تربیتی ویڈیوز دکھائی جاتی ہیں ۔ اس سے قبل یہ سلسلہ ”المعدون للقتال“ کے نام سے تھا۔

زیر نظر

اس سلسلے میں پاکستانی حکومت کے کرپشنز و عدالتی

مظالم اور عوام پاکستان کے ساتھ کی جانے والی تمام زیادتیوں سے پردہ اٹھایا جاتا ہے۔

نہ جانے کب میری بستی کے لوگ جاگیں گے

اس سلسلے میں خصوصی طور پر پاکستانی ظالم و جابر سیکیورٹی اداروں کے مظالم دکھائے جاتے ہیں۔

میں جہاد کا مسافر

یہ ایک تفریحی ویڈیو سلسلہ ہے جس میں مجاہدین کے اسفار، عبادات اور خوراک وغیرہ کے مناظر دکھائے جاتے ہیں۔

کفالۃ الیتیم

یہ ایک درد بھرا سلسلہ ہے جس میں آپ یہ تو دیکھیں گے کہ تحریک طالبان پاکستان کا فلاحی ادارہ یتیموں کے ساتھ مدد کرتا ہے مگر دوسری طرف یتیموں کے پھٹے ہونٹ، پھٹے پرانے کپڑے اور غم زدہ چہرے آپ کو غمگین کردیں گے۔

دعوت جہاد

اس سلسلے میں مجاہدین علمائے کرام کے بیانات شائع ہوتے ہیں۔

رسمِ محبت

اس نام سے آپ بہت جلد ایک نیا ویڈیو سلسلہ دیکھ پائیں گے ان شاءاللہ، جس میں شہداء کی تصاویر اور ان کا مختصر تعارف ہوگا۔

شاہین جوان

اس سلسلے میں استشہادی عملیات کی تفصیلات اور استشہادی مجاہدین کی ویڈیوز شائع کی جائیں گی۔
تحریک طالبان پاکستان کی میڈیا میں ایک اہم چیز مجلہ یا رسالہ ہے۔ یہ مجلہ ”طالبان“ کے نام سے ہے جو آپ کے سامنے ہے، اس کے بارہ شمارے شائع ہوچکے ہیں، مزید شمارے بھی ماہانہ شائع ہو رہے ہیں اس میں مجاہدین علمائے کرام کے مضامین اور مجاہدین کی کارروائیوں کی تفصیلات جاری کی جاتی ہیں۔

عمر میڈیا کی سوشل میڈیا ٹیم بھی ہے جو ٹویٹر سپیسز، ایف ایم پروگرامز تیار کرنے کے ساتھ ساتھ اعلامی کمیشن کو ٹرینڈز سے آگاہ کرتی ہے اور کسی بھی نئے واقعے کے بارے میں بروقت اطلاع دیتی ہے

یہ ٹیم تحریک طالبان پاکستان کیخلاف کیے جانے والے پروپیگنڈوں کا جواب بھی دیتی ہے اور ساتھ ساتھ تحریک کے حامی سوشل میڈیا صارفین کو اعلامی کمیشن کی ہدایات سے بھی آگاہ کرتی ہے۔

اس کے علاوہ بھی تحریک طالبان پاکستان کا عمر میڈیا وقتاً فوقتاً حالات حاضرہ کی مناسبت سے ویڈیوز، انفوگرافکس اور دیگر مواد شائع کرتا ہے۔
اللہ تعالی عمر میڈیا میں کام کرنے والے مجاہدین اور اس کی قیادت کو دن دگنی رات چگنی ترقی نصیب فرمائے اور اللہ ان کی کاوشوں کو اپنے دربار عالیہ میں قبول و منظور فرمائے۔
آمین

بلوچستان کی مظلوم عوام کے نام پیغام

استاذ المجاھدین شیخ خالد حقانی رحمہ اللہ | سابق نائب امیر تحریک طالبان پاکستان کا ایک ویڈیو بیان

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الذین امنوا یقاتلون فی سبیل اللہ و الذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت فقاتلوا اولیاء الشیطان ان کید الشیطان کان ضعیفا النساء: 42

ترجمہ: جو مومن ہیں وہ اللہ تعالی کے لیے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت (شیطان) کے لیے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو، بے شک شیطان کی چال بڑی کمزور ہے۔

آج میرا موضوع بلوچستان میں عرصہ دراز سے جاری آپریشن سے متعلق ہے اور میرا مخاطب پاکستان کی ظالم فوج اور حکومت نہیں ہے اس لیے کہ وہ اقتدار کے نشے میں مست اور مدہوش ہو کر اللہ تعالیٰ اور روز قیامت کو بھول گئی ہے اور اُن کے لیے کوئی نصیحت مفید نہیں ہے، اُن کو سمجھانے کے لیے صرف ضرب خنجر فولاد ہے۔ میری مخاطب بلوچستان کی وہ مظلوم اور مشہور قوم ہے۔ جو نصف صدی سے غم کی آگ میں جل رہی ہے ان کے بچے محفوظ ہیں، نہ عورتیں اور نہ ہی املاک محفوظ ہیں، اُن کے ساتھ کسی بھی قانون کے تحت سلوک نہیں ہو رہا، اُن کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے وہ تاریخ کا ایک بدنما داغ ہے۔



اے بلوچستان کی مظلوم قوم!

ہم اور آپ پر ظلم کیا گیا اور ہم دونوں ہی مظلوم ہیں، آپ کے پڑوس میں پشتون قبائل اور خیبر پختونخواہ میں بھی یہی سب کچھ ہو رہا ہے ان ظالموں کا ظلم وہی محسوس کرتے ہیں جن پر یہ ظلم ہورہا ہے اس لیے ہم ان درندوں کو، ان کی وحشت اور ان کے مظالم کو خوب جانتے ہیں اور آپ پر ہونے والے مظالم کا ہمیں بھر پور احساس ہے۔

اے بلوچستان کے مظلوم مسلمانو!

میں آپ کو ان ظالموں کے خلاف متحد اور متفق ہونے کے لیے دعوت دینا چاہتا ہوں، یہ کہ ہم سب ایک مسلمان قوم ہیں اور اسلام کے دعوے دار ہیں! اپنے حقوق کے حصول کے لیے اور مکمل آزادی کے لیے ایک متفقہ ترین پلیٹ فارم اسلام ہے۔ اسلام وہ دین ہے جو شرق و غرب کے فرق کو مٹا کر ہمیں ایک جسم کی مانند بناتا ہے۔ اس جسم کا ایک حصہ اگر عرب ہے تو دوسرا عجم

ہے، ایک حصہ اگر بلوچی ہے تو دوسرا پختون ہے اور جب جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہوتی ہے تو دوسرا حصہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور ہر حصہ دوسرے کا دفاع کرتا ہے ۔ بلوچستان کی سرزمین وہ سرزمین ہے جہاں پر برصغیر میں سب سے پہلے اسلام کی آمد ہوئی بزور شمشیر ہی نہیں بلکہ اپنی سلیم فطرت کی بدولت جب بلوچوں کے سردار نے شق القمر یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہو جانے کے تاریخی واقعہ اور معجزہ دیکھا تو آپ میں حق کی تڑپ پیدا ہوئی، یہاں تک کہ آپ کو معلوم ہوا کہ صحرائے عرب میں آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی ہے، آپ نے اپنا وفد بھیجا اور مشرف بہ اسلام ہوئے ۔ اسی طرح بلوچ ہی وہ واحد قوم ہے جنھوں نے پاکستان کے ساتھ الحاق اس شرط پر کیا کہ وہ اسلامی نظام نافذ کریں گے، لیکن جب اُن کو معلوم ہوا کہ اُن کے ساتھ دھوکہ ہو رہا ہے تو وہ اس مکار دوست نما دشمن سے بے زار ہو گئے اور یہی ابراہیمی ملت کا تقاضا ہے ۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ اُن کا باپ اللہ تعالی کا دشمن ہے اور وہ اسلام ،قبول نہیں کرتا تو آپ اپنے باپ سے بے زار ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُو لله تبرأ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ (التوبة: 112)

اس قوم نے یہ قربانی اسلام کے لیے دی ہے، اور اس اسلام دشمن حکومت سے ان کی عداوت کا اصل سبب ہی اسلام کا مطالبہ ہے ۔ بلوچستان واحد وہ صوبہ ہے جہاں اب بھی اسلامی عدالتوں کے کچھ آثار نظر آرہے ہیں ۔ اس لیے اب ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پرانے مطالبے کو نہ بھولیں، اسلام کی دعوت وہی دعوت ہے جس پر ہم پوری اسلامی دنیا کو متفق کر سکتے ہیں اور اُن لوگوں کی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں جو آج پاکستان کی طرح ہزاروں طواغیت کے خلاف لڑتے ہیں ۔ اسلام وہی دین ہے جو مشرق میں گرفتار شدہ اسلامی بہن کی بازیابی کے لیے مغرب کے مسلمانوں پر جہاد کو فرض کرتا ہے ۔ اسلامی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ایک مسلمان مرد اور ایک مسلمان عورت کو کفار کے ہاتھوں سے بازیاب کروانے کے لئے اسلامی افواج کہاں سے کہاں تک پہنچ گئیں ۔

راجہ داہر نے جب سندھ میں ایک مسلمان بہن کو گرفتار کیا تو اسلامی افواج محمد بن قاسم رحمہ اللہ کی سربراہی میں برصغیر میں داخل ہو گئیں اور اندلس میں جب مسلمان نہیں، بلکہ عیسائی عورت پر ظلم ہو رہا تھا اور اُس نے مسلمانوں سے شکایت کی تو مسلمان افواج اُس عیسائی خاتون کی مدد کے لیے اسپین میں داخل ہوگئیں اور انھوں نے اپنی کشتیوں کو جلا ڈالا اور مستعصم باللہ کا وہ خط اب بھی تاریخ کا وہ حصہ ہے جس کی نظیر مسلمانوں کے علاوہ دوسری اقوام پیش نہیں کر سکتیں، جو انھوں نے ایک رومی بادشاہ کو لکھا جب اُس نے جیل میں ایک مسلمان عورت کو بند کیا، اور کیسے اُس بادشاہ نے اُس مسلمان عورت کو رہا کر کے باعزت طریقے سے امیر المؤمنین کے ہاں بھیجا ۔

اس لیے آج بھی ہمارے ان تمام مسائل کا واحد حل اسلام ہے، جو ہمیں اس دلدل سے نکال سکتا

ہے ۔ اسلام ہی ہے جو اس طرح کے جبابرہ اور ظالموں کے خلاف ہمیں جنگ کا حکم دیتا ہے اور اسلام ہی ہے جو ہمیں ایک جسم کی مانند بتاتا ہے اور اسلام ہی ہے جو ہمیں غیرت و حمیت کا درس دیتا ہے ۔نصف صدی سے بلوچ قوم ظلم کی آگ میں جل رہی ہے لیکن عدل و انصاف کا نام نہاد علمبردار اقوام متحدہ خاموش تماشائی کی طرح بیٹھا ہے ۔کبھی کبھار صرف اپنے مطالبات منوانے کی خاطر امریکہ پاکستان سے بلوچستان کو جدا کرنے کی دھمکی دیتا ہے لیکن جب اُس کے مطالبات پورے ہو جاتے ہیں پھر نہ بلوچ قوم کا غم ہوتا ہے اور نہ اُن کی آزادی کا اور نہ ہی اُن کی مسخ شدہ لاشوں کی اُسے کوئی پرواہ ہوتی ہے۔

آج جب کہ امت مسلمہ انتہائی مجبور اور کمزور ہے، اور بالشت برابر حصے پر بھی امت مسلمہ کی حکومت قائم نہیں ہے ۔ لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ اس کمزوری کے باوجود زمین کے کسی بھی ٹکرے میں جب مسلمانوں پر ظلم ہوتا ہے تو یہ مسلمان نوجوان وہاں پہنچتے ہیں اور ان طواغیت کے خلاف لڑتے ہیں ۔ مصر، لیبیا، شام، عراق اور افغانستان آپ کے سامنے ہیں اور ان طواغیت کا حال بھی آپ کو خوب معلوم ہے ۔ یہ ہے اسلام کی غیرت و حمیت کا درد اور یہ ہے اُس کا عملی نمونہ۔

الحمدللہ ہمارے اسلامی بھائی عراق، شام، افغانستان اور پاکستان میں ظلم پر اقوام متحدہ کی طرح خاموش نہیں بیٹھتے بلکہ وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کی اور اُن کا انتقام لیا ۔ یہ صورت اس وقت ہے جب کہ ابھی تک خلافت اسلامی کا قیام نہیں ہوا ہے، جب کہ اسلام کے جیالے صرف اپنی غیرت و حمیت اور اسلامی جذبے کی وجہ سے یہ سب کچھ کر گزرتے ہیں ۔ اگر اسلامی خلافت کا قیام ہو جائے تو پھر کسی ایک بھی مسلمان بھائی کے بال کو بیگا کرنے کی جرأت ان میں نہیں ہو گی ۔

آپ کے قرب وجوار میں بھی تحریک طالبان پاکستان جو پاکستان کے ظالم، جابر اور متکبر حکمرانوں کے خلاف سر بر پیکار ہے، ان دس سالوں میں الحمداللہ انہوں نے پاکستانی حکمرانوں اور افواج کے خلاف تاریخی کاروائیوں سے مظلوم قوم کا کلیجہ ٹھنڈا کیا ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کے خلاف دائرہ تنگ کر کے ان پر زمین تنگ کردی ہے ۔ یہ تو جنگ ہے، ہمارے بھی شہداء ہوں گے، زخمی ہوں گے، گھر جلائے جائیں گے، لیکن دس سالوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کو جو عبرت ناک سبق سکھایا گیا یہ تمام کفار کے لیے درس عبرت ہے اور وہ دن دور نہیں کہ یہ مجاہدین اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ مسلم کی پیشن گوئی کے مطابق ان ظالموں کو زنجیروں میں باندھ کر اس مظلوم قوم کے سامنے لائیں گے تاکہ وہ ان سے اپنا انتقام لے لیں ۔

آپ نے دیکھا کہ اسلام کے جیالے ملک کے فوجی مرکز جی ایچ کیو میں گھسے، اُن کے ایئربیوں میں داخل ہو گئے ، ان کے جرنیلوں کو قتل کر ڈالا اور یہی اسلام کے بیٹے تھے جنھوں نے ان کے بڑے بڑے سیاسی جغادروں کو جہنم رسید کیا لہذا

اے مظلوم بلوچ مسلمانو!

آپ جو مسخ شدہ لاشوں کا ایک نا ختم ہونے والا سلسلہ

وصول کر رہے ہیں، جن کے بے شمار بیٹے بغیر کسی جرم کے لاپتہ کر دیے گئے ہیں، جو اجتماعی قبروں میں اپنے پیاروں کی لاشیں تلاش کرتے کرتے تھک چکے ہو۔

آؤ !

اپنے اصل سبق کو یاد کرو... آؤ اسلام کے اُس پلیٹ فارم کی طرف جو تمہارے آباء و اجداد کی میراث ہے ۔ تحریک طالبان پاکستان آپ کے غم میں برابر کی شریک ہے، ہم اسلامی خلافت کے قیام کے لیے مشترکہ جدوجہد کی دعوت کے ساتھ آپ کو تسلی دیتے ہیں کہ ہم آپ کے دشمن سے ان مظالم کا بھر پور انتقام لینے والے ہیں۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین.

تذکرۂ رفتگان

برطانیہ کیخلاف لڑنے والے مجاہد کا پوتا، استشہادی مجاہد آدم شاہ رحمہ اللہ

استشہادی مجاہد آدم شاہ ولد گل زادہ رحمہ اللہ، جن کا تعلق مہمند ایجنسی کی خویزئی بائزئی سب ڈویژن کے علاقے شمشاہ سے تھا، آدم شاہ رحمہ اللہ غازی منگل کاکا رحمہ اللہ کے پوتے تھے جنہوں نے تقسیم ہند سے پہلے حاجی ترنگزئی بابا رحمہ اللہ کی قیادت میں لڑی جانے والی جنگ میں مہمند ایجنسی کی مشہور شخصیت ملک فضل منان کے چچا ملک محصل کی کمان میں شبقدر کے علاقے کو جانے والے "کڑپہ روڈ" عقرب ڈاگ کے قریب برطانوی کیمپ اور فوجی قطاروں پر ہونے والے حملوں میں بھرپور حصہ لیا۔

اسی علاقے میں ایک مرتبہ ایک تعارضی جنگ میں کافی مجاہدین شہید ہوئے اور 80 مجاہدین کو برطانوی فوج نے گرفتار کیا،یہ مجاہدین کیلئے ایک ہولناک دن تھا۔آدم شاہ کے دادا منگل کاکا نے ایک برطانوی فوجی افسر کا سر قلم کرکے اس کے عوض جنگ میں گرفتار ہونے والے تمام قیدیوں کو رہا کرواکر اہل علاقہ اور قیدیوں کے ورثاء کا کلیجہ ٹھنڈا کر کے رکھ دیا۔

یہ برطانیہ کے مقابلے میں اس علاقے کا سب سے بڑا کارنامہ گردانا جاتا ہے۔

آدم شاہ رحمہ اللہ سلیم الفطرت اور آباء و اجداد کی اصل میراث کے وارث ثابت ہوئے ۔ جب لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا واقعہ پیش آیا اور اس سے قبل وہ باجوڑ مدرسے کی بمباری کا مشاہدہ کرچکے تھے جس سے ان کے خون میں انتقام کا جذبہ پیدا ہوا ۔ یہ وہ وقت تھا جب قبائلی علاقوں سمیت مختلف بندوبستی علاقوں میں بھی جہاد کی نئی روح پھونکی گئی اور کسی سے یہ برداشت نہ ہوا کہ کوئی ہمارے مسلمان بھائی بہنوں کی دل آزاری کرے اور اس کی عزت کو غلط نگاہ سے دیکھے ۔

دینی حمیت اور فطری غیرت کا تقاضا تھا کہ آدم شاہ رحمہ اللہ لاکھوں میں ایک بن کر سامنے آئے اور مہمند ایجنسی کے پہلے استشہادی مجاہد ہونے کا اعزاز حاصل کیا، یہی نہیں بلکہ ملک بھر میں استشہادی مجاہدین کی تاریخ کو اگر دیکھا جائے تو یہ اوائل میں نظر آئیں گے۔ انہوں نے سانحۂ جامعہ حفصہ کے بیس روز بعد بنوں اور شمالی وزیرستان کو ملانے والی سڑک پر فوجی قافلے کو استشہادی حملے کا نشانہ بنایا، جس میں درجنوں اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے اور خود بھی شہادت کا عظیم مرتبہ پایا

نحسبہ کذا لک واللہ حسیبہ۔

ڈاکٹر حمود سواتی حفظہ اللہ کے ساتھ خصوصی انٹرویو!

وزیر سیاسی امور تحریک طالبان پاکستان

محترم قارئین!

سلسلہ انٹرویوز میں اس بار تحریک طالبان پاکستان کے وزیر سیاسی امور محترم ڈاکٹر حمود سواتی حفظہ اللہ کا انٹرویو لیا گیا ہے آپ بھی دیکھیں کہ محترم، تحریک میں کیا مصروفیات رکھتے ہیں اور ان کا شعبہ کتنا اہم ہے؟

ٹیم مجلہ طالبان: محترم ڈاکٹر صاحب، آپ کا شکریہ کہ ہمیں وقت دیا۔ سب سے پہلے مجلہ طالبان کے قارئین کے سامنا اپنا تعارف کروائیں۔



ڈاکٹر حمود صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا ومصلیا

سب سے پہلے تو میں مجلہ طالبان کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمیں اپنے بھائیوں کے سامنے مخاطب کرنے کا موقع فراہم کیا۔ آپ نے تعارف کروانے کا کہا ہے تو میرا جہادی نام ڈاکٹر حمود ہے اور میں پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع سوات کا رہنے والا ہوں ہم نے تحریک نفاذ شریعت میں جہادی سفر شروع کیا اور سابق امیر تحریک طالبان پاکستان مولانا فضل اللہ رحمہ اللہ کے ساتھ ابتداء سے کھڑا رہا اور ان کی رفاقت میں افغان جہاد میں بھی حصہ لیا سوات کے سقوط کے بعد باجوڑ ایجنسی، مہمند ایجنسی اور شمالی و جنوبی وزیرستان کے اسفار میں بھی مولانا فضل اللہ رحمہ اللہ کے ساتھ رہا۔ میں نے ان کے ساتھ بطور سفیر کافی خدمات انجام دیں اور رہبری شوریٰ تک کی مختلف تشکیلات پر رہا۔ پھر جب مولانا صاحب اور استاد فاتح رحمہ اللہ شہید ہوئے تو ساتھیوں کے مشورے سے (سابقہ) حلقہ ملاکنڈ ڈویژن کا مسئول مقرر ہوا اور اب تحریک کی وزارت سیاسی امور کا مسئول اور رہبری شوریٰ کا رکن ہوں۔

ٹیم مجلہ طالبان: آپ وزیر سیاسی امور ہیں، تحریک میں اس شعبے یا وزارت کی کیا اہمیت ہے؟

ڈاکٹر حمود صاحب: دیکھیں، ہم اور آپ جانتے ہیں کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں انفرادی اصلاح کے ساتھ ساتھ اجتماعی اصلاحات لانے کیلئے اس میں واضح ارشادات موجود ہیں۔ یہ بھی ایک فطری بات ہے کہ اجتماعی نظام کو صحیح طور پر چلانے کیلئے ادارتی نظام کو چلانا انتہائی ضروری ہے اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے لیکر آخری خلافت اسلامیہ تک یہی سلسلہ چلا آرہا تھا۔ تو تحریک طالبان پاکستان کی قیادت نے بھی فیصلہ کیا کہ چونکہ خارجی امور ادارتی نظام کا اہم حصہ ہے تو انہوں نے خارجی امور کیلئے وزارت کا قیام عمل میں لایا جسے ہم سیاسی کمیشن یا وزارت سیاسی امور کے نام سے جانتے ہیں۔

ٹیم مجلہ طالبان: اپنے کام کا مختصر سا طریقۂ کار بیان کریں!

ڈاکٹر حمود صاحب: ہم نے اپنے سیٹ اپ کو دو زونل کمیشنز میں تقسیم کیا ہے اور اس کے ماتحت ہر ولایت/ڈویژن کے مسئولین ہیں جو اپنے ماتحت علاقوں میں ساتھیوں کے ساتھ رابطے میں رہتے ہیں اور بوقت ضرورت ان کی مشکلات حل کرنے میں مصروف ہوجاتے ہیں۔

ٹیم مجلہ طالبان: کیا آپ تحریک میں اس مسئولیت کے علاوہ دیگر مصروفیات رکھتے ہیں؟

ڈاکٹر حمود صاحب: جی، اس کے علاوہ میں تحریک کی رہبری شوریٰ کا رکن ہوں اور مذاکراتی کمیٹی کی مسئولیت بھی میرے پاس رہی اور اس کا رکن بھی رہا۔

ٹیم مجلہ طالبان: کچھ لوگ سیاست کو اسلام اور جہاد سے الگ تصور کرتے ہیں، انہیں کیا کہنا چاہیں گے؟

ڈاکٹر حمود صاحب: یہ تو لوگوں کی کم فہمی اور اسلامی نظام کا مطالعہ نہ کرنے پر دلالت کرتی ہے۔ صلح حدیبیہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس بنا پر ابوسفیان (جو اس وقت کافر تھے) کے پاس بھیجنا اور اس میں اس نقطے کو ملحوظ خاطر رکھنا کہ عثمان رضی اللہ عنہ قوم میں ابوسفیان کے قریب ہیں اور اسی طرح مدینہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد جب نبی علیہ الصلوۃ والسلام دیگر بادشاہوں کے پاس سفیران و وفود بھیجتے رہے اور اس بات کا لازمی خیال رکھتے کہ ایسا صحابی بھیجا جائے جو متعلقہ بادشاہ کی زبان سمجھتا ہو۔ تو خارجہ پالیسی اسلامی سیاست اور سیاست اسلام و جہاد کے ساتھ جڑی ہوئی چیز ہے کوئی الگ مسئلہ نہیں ہے۔ آج کل اسلام پسندوں کو حکمرانی سے دور رکھنے کیلئے بھی یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔

ٹیم مجلہ طالبان: موجودہ صورتحال میں تحریک طالبان پاکستان کو کیسی سیاست اپنانی چاہیے؟

ڈاکٹر حمود صاحب: تحریک طالبان پاکستان کو چاہیے کہ وہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ یعنی اپنے ہدف تک رسائی کی ہر ممکن کوشش کرے اور وہاں جاری ظلم و جبر کا سلسلہ روکنے میں اہم کردار ادا کرے۔ پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرے اور بے جا کسی ملک یا قوم کیلئے خطرہ بننے کی کوشش نہ کرے۔ ہم کامیاب تب ہی ہوسکتے ہیں جب اپنے ہدف پر نظر رکھیں اور ممکنہ خطرات سے بچنے کی کوشش کریں۔

ٹیم مجلہ طالبان: بطور وزیر سیاسی امور آپ ان پاکستانی مجاہدین کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں جو تحریک طالبان پاکستان میں شامل نہیں ہیں؟

ڈاکٹر حمود صاحب: میں تمام مجاہدین کو بحیثیت مجاہد قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور یہ لازم بھی ہے مگر ان کی خدمت میں یہ عرض ضرور کرنا چاہوں گا کہ اب جہاد پاکستان کیلئے جو قربانیاں دی جا رہی ہیں ان قربانیوں کو مؤثر بنانے کیلئے وحدت کی بہت ضرورت ہے اور قرآن مجید کا بھی یہی حکم ہے:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

اور جب ہمارا خون ایک ساتھ بہے گا تو اس کی نہر بنے گی جس سے جہاد کی آبیاری ممکن ہے۔ عند اللہ بھی ہم سب کے ذمے ہے کہ ہم ایک ہوکر لڑیں تاکہ ہمارا جہاد مؤثر ہوجائے۔

ٹیم مجلہ طالبان: تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے۔

ڈاکٹر حمود صاحب: مجاہدین کیلئے میرا پیغام ہے کہ:

- وہ اپنی قیادت بشمول امیر و رہبری شوریٰ پر اعتماد کریں
- ان کے ہر شرعی امر کی تعمیل کریں
- اندرونی اختلافات سے بچ کر رہیں کیونکہ اندرونی اختلافات کے ہوتے ہوئے فتح دینا اللہ رب العزت کی سنت نہیں ہے
- تحریک کے لوائح کی پاسداری کریں

- اپنی صفیں منظم رکھیں
- عام لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں
- اگر کوئی غلطی ہو تو ایک دوسرے سے معافی مانگیں
- خود کو قوم کا خادم ثابت کریں۔

ٹیم مجلہ طالبان: پاکستانی بھائیوں کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

ڈاکٹر حمود صاحب: پاکستانی عوام خصوصا طلباء و علمائے کرام کو میرا یہ پیغام ہے کہ ہم آپ کو اپنے بدن کا حصہ سمجھتے ہیں۔ ہم سب کی بھلائی اسی میں ہے کہ ہم اسلامی نظام کے نفاذ کی خاطر ایک ہوں، آپ پہلے بھی ناقابل فراموش قربانیاں دے چکے ہیں اور اب وقت آگیا ہے کہ آپ تحریک طالبان پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوکر اپنی سابقہ قربانیوں کا ثمرہ حاصل کرنے کیلئے پاکستان میں اسلامی نظام کی کوشش کریں تاکہ آپ ایک حقیقی آزادی بھی حاصل کریں اور عنداللہ آپ کا ذمہ بھی فارغ ہو۔

نام نہاد اسلامی جمہوریت

فرخ پنجابی

بہن بھائی جیسے عظیم رشتے پر بھی حملہ آور

اسلام آباد کی ایک یونیورسٹی کے پرچے میں اسلامی اقدار و روایات اور انسانی تہذیب کی دھجیاں بکھیرتی تحریر کا تجزیہ

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ

اما بعد

کل مورخہ فروری 2023ء کو کامسیٹس (COMSATS) یونیورسٹی اسلام آباد میں بی ایس پروگرام کے انگریزی پرچے کی تصویر سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی۔ اس پرچے کے مندرجات اس قدر شرمناک تھے کہ انہیں اردو زبان میں بیان کرنے سے حیاء آتی ہے۔

بہر حال اسلامی غیرت و حمیت اور انسانی اقدار و شرافت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے پرچے میں سگے بہن بھائی کے درمیان بدکاری کے عمل کو بیان کیا گیا اور اس غیر اسلامی و غیر انسانی عمل پر طلبا سے تاثرات کا اظہار کرنے کو کہا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اس قدر بداخلاقی اور بد تہذیبی کی بات سن کر حضرت مولانا محمد عبدالعزیز غازی صاحب حفظہ اللہ کو یقین نہ آیا کہ کیا واقعی یہ واقعہ پاکستان جیسے ملک کی ایک یونیورسٹی میں پیش آیا ہے۔ چنانچہ حیرانی سے استفسار فرمایا: "کیا واقعی اس پرچے میں یہ چیزیں آئیں ہیں۔"

یہ واقعہ نہ صرف خاندانی شرافت، دینی تعلیمات، تہذیب اور اخلاق کے خلاف ہے بلکہ انسانی غیرت اور فطرت بھی ایسی مکروہ بات زبان پر لانے سے عاری ہے۔

چنانچہ حضرت مولانا محمد عبدالعزیز غازی صاحب حفظہ اللہ نے مجھ خادم سے کو حکم فرمایا: " اس کو آپ بیان کر دیں، کہ یہ یہ چیزیں ہیں اور یہ یہ سوالات کیے ہیں، جو بالکل ناجائز اور حرام ہیں اور اس کو کوڑے لگنے چاہیے اور فوری طور پر اس کی تحقیق ہونی چاہیے اور وہ علماء جو کہتے ہیں کہ پاکستان اسلامی ریاست ہے، کیا اسلامی ریاست میں ایسا کچھ ہو سکتا ہے۔" وما توفیقی الا باللہ۔

چونکہ یہ واقعہ ایک تعلیمی ادارے میں پیش آیا ہے تو سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ علم اور تعلیم کا مقصد کیا ہے۔ علم اور تعلیم کا پہلا مقصد انسان کو انسانیت سکھانا ہے تاکہ انسان اخلاق، شرافت اور تہذیب سے آراستہ ہو، حق و باطل اور اچھے برے میں تمیز کر سکے، اس علم و ہنر کے ذریعے رضائے الہی حاصل کر کے رزقِ حلال تلاش کر سکے اور خدمتِ خلق کا فریضہ سرانجام دے سکے۔ لیکن مغربی سیکولر بنیادوں پر کھڑا پاکستان

کا نظامِ تعلیم انسانوں کو صرف اور صرف حرص و ہوس اور مال و زر کا پجاری بناتا ہے اور دنیاوی متاع کے حصول کے لئے ہر جائز و ناجائز، حلال و حرام اور اخلاق و اقدار سے گرے ہوئے طریقے سکھاتا ہے۔ چنانچہ یہ نظامِ تعلیم شروع ہی سے ہمارے معاشرے کو خدا اور رسول اللہ ﷺ سے بغاوت، دین و ایمان سے عداوت، انسانیت کا استہزاء اور اخلاق و کردار کی توہین سکھاتا ہے تہذیبی بنیادوں پر استوار کیے گئے ہمارے نظامِ تعلیم میں دین و اسلام کو بے کار چیز سمجھا جاتا ہے، حلال و حرام کے تصور کو دقیانوسی خیال کیا جاتا ہے۔ شرم و حیاء اور اخلاق و اقتدار کو فضول خیالات باور کروایا جاتا ہے اور بے حیائی و بے شرمی کو تعلیم کا جزو قرار دیا جاتا ہے۔ یہ نظامِ تعلیم لادینیت اور سیکولرازم کو عقل کی معراج تسلیم کرتا ہے اور بداخلاقی و بدتہذیبی کو روشن خیالی قرار دیتا ہے۔ پون صدی کی محنت کے بعد آج یہ سیکولر نظامِ تعلیم ہمارے گھروں میں ہمارے محرم رشتوں تک کو نشانہ بنانے پر آمادہ ہے۔ یہ ہمارے خاندانی نظام، اقدار، روایات، اسلامی تعلیمات غرض پوری معاشرت کو تباہ و برباد کرنے کے درپے ہے جس کی ایک شرمناک جھلک ہمیں کام سیٹس COMSATS یونیورسٹی اسلام آباد کے اس پرچے میں نظر آرہی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سیکولر نظامِ تعلیم کو مکمل طور پر اسلامی نظامِ تعلیم سے بدل دیا جائے۔ جہاں سائنس کے ہر سبق کے ساتھ وجود خداوندی اور اللہ تعالی کی وحدانیت کا درس ہو، جس میں ٹیکنالوجی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سامنے جواب دہی کا یقین پختہ ہو، جہاں تاریخ و جغرافیہ کے ساتھ عبرت کے اسباق بھی پڑھائے جائیں، جہاں کسبِ معاش کے ساتھ حلال و حرام اور خدمت خلق کا درس بھی دیا جائے، جہاں انسان کو انسانیت اور شرافت کی تلقین کی جائے اور ہر وقت آخرت میں اللہ تعالی کے سامنے جوابدہی کا احساس تر وتازہ ہو۔ پس اسلامی نظامِ تعلیم ہمیں دنیاوی ترقی کے ساتھ ساتھ انسانیت اور روایات و اقدار کی پابندی سکھا کر دنیا و آخرت دونوں میں سرخرو کرتا ہے۔

دوسرا اہم سوال یہ ہے کہ اس گراوٹ، بے حیائی اور معاشرتی خرابی کا ذمہ دار کون ہے؟۔ ہم اپنے جس بچے بچی کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے کالج یونیورسٹی بھیج رہے ہیں اور وہ وہاں سے بہن بھائی جیسے محترم محرم رشتوں سے بدکاری اور غیر اخلاقی فعل کی دعوت لے کر آتا ہے۔ اس کا اصل ذمہ دار ہمارا دین بیزار، دولت کا پجاری، مغربی اقتدار کا محافظ حکمران طبقہ اور اشرافیہ ہے۔ جو ہم پر 75 سال سے مسلط ہے۔ اس حکمران طبقے کو ہمارے خاندانی نظام، ہماری اسلامی معاشرت، دینی تعلیمات، دنیوی ترقی یا آخرت کی کامیابی سے کوئی سروکار نہیں۔ یہ طبقہ ہمارے ان مسائل کا مداوا ہرگز نہیں کر سکتا۔ اس طبقے کے سیاستدان اپنی اپنی باری لگوانے اور سوئس بینکوں کے اکاؤنٹ بھرنے میں مصروف ہیں۔ اس کی جوڈیشری یا عدلیہ اپنی مراعات میں اضافے اور اثاثہ جات بڑھانے کی فکر میں ہے۔ اس کی بیوروکریسی اور افسرشاہی بیرون ملک سیٹل ہونے اور اپنے بچوں کو مغربی تعلیم دلوانے کے لیے ہمارے معاشرے کی تمام اقدار کو قربان کرنے سے بھی گریز نہیں کرتی۔ جبکہ اس طبقے کی اصل خفیہ قوت اور حقیقی حکمران ڈالر بٹورنے، پلاٹ بنانے اور جزیرے خریدنے کی تگ ودو میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ کالج یونیورسٹی میں بہن بھائی کو بدفعلی کی دعوت دی جا رہی ہے یا بالی وڈ کا دن منایا جارہا ہے۔ انہوں نے تو چند ڈالروں کے عوض قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو کفار کے ہاتھوں بیچ دیا۔



گزشتہ ماہ تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے چار استشہادی حملوں سمیت کُل 29 حملے کیے جن میں 127 فوجی، پولیس، سی ٹی ڈی، ایف سی اور خفیہ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔ اور مجاہدین کو ایک کلاشنکوف اور ایک پستول حاصل ہوئے۔

کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

یکم فروری 2023ء

تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پنجاب کے ضلع میانوالی کے تھانہ مکڑوال پر تعارضی حملہ کیا؛ جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے اور تھانے کو بھی جزوی طور پر نقصان پہنچا۔

یکم فروری 2023ء

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے گلداد گرہ میں ایک فوجی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کیا۔ حملے میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے جبکہ پوسٹ کو بھی جزوی طور پر نقصان پہنچا۔

یکم فروری 2023ء

ولایت بنوں کے شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام میں فوجی قلعے پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

5/فروری/2023ء

کوئٹہ ائیرپورٹ چوک پر موسیٰ چیک پوسٹ کے نزدیک ہمارے استشہادی مجاہد منصور بلال نے فوج اور ایف سی کے قافلے پر استشہادی حملہ کیا، جس میں تین گاڑیاں تخریب کا نشانہ بنیں اور ایک فوجی آفیسر سمیت دس فوجی اور 20 ایف سی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

5/فروری/2023ء

کل رات تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ولایت ڈی آئی خان کے ضلع ٹانک میں فوج کے زیر تعمیر ہاسٹل کو تخریب کا نشانہ بنایا۔

4/فروری/2023ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کی پوسٹ پر اسنائپر کے ذریعے حملہ کیا، جس میں دو فوجی نشانہ بنے۔

8/فروری/2023ء

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی میں ہتھالہ چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کیا۔ حملے میں نقصان کا قوی امکان ہے۔

10/فروری/2023ء

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل پروآ کے علاقے کھوئی بہارہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین اور حکومتی لشکر کے درمیان شدید جوابی جھڑپ میں حکومتی لشکر کے دو اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا مجاہدین نے ایک کلاشن اور ایک پستول بھی حاصل کیا۔

11/فروری/2023ء

آج بروز ہفتہ ولایت بنوں کے شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے کھجوری چیک پوسٹ کے قریب ایف سی کے قافلے پر تحریک طالبان پاکستان کے ایک استشہادی مجاہد نصراللہ غازی نے کامیاب حملہ کرکے کم ازکم 22 اہلکاروں کو ہلاک و زخمی کردیا۔

11/فروری/2023ء

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل ٹانک میں تھانہ گومل کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کے ایک دستے پر پولیس نے فائرنگ کردی، جس پر طالبان نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے حملہ پسپا کیا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ پولیس کے جانی ومالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

12/فروری/2023ء

تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ولایت بنوں کی تحصیل جانی خیل میں ناپاک فوج کے ایک اہلکار کو اسنائپر حملے کا نشانہ بنایا جس سے وہ موقع پر ہی ہلاک ہوگیا۔

13/فروری/2023ء

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل درابن میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے کھتی چیک پوسٹ پر لیزر گن سے حملہ کیا جس سے پولیس چوکی میں موجود نصف درجن کے قریب اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

13/فروری/2023ء

ولایت بنوں کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے نارياولہ میں مجاہدین اسلام نے پاکستانی فوج کی گاڑی پر دن دس بجے، ایم بش حملہ کیا۔ جس میں پانچ فوجی مارے گئے، جبکہ گاڑی بھی تخریب کا نشانہ بنی،اور ایک جاسوسی ڈرون کیمرے کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

16/فروری/2023ء

آج دوپہر تقریباً 3 بجے ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی کے علاقہ ٹکواڑہ میں فوج اور اس کی بنائی گئی امن کمیٹی کے اہلکاروں نے مجاہدین کے ایک مرکز پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جواں مردی سے مقابلہ کرتے ہوئے اس چھاپے کو ناکام بنایا اور محفوظ نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

16/فروری/2023ء

ولایت پشاور کے پشاور شہر کے تھانہ سوکنو پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کرکے متعدد پولیس اہلکاروں کو زخمی کردیا۔

16/فروری/2023ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سرویکئ کے علاقے سپینکئی میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے ایک مجاہد نیک رحمان عرف ادریس محسود پر چھاپہ مارنا چاہا، جس پر ہمارے مجاہد بھائی نے استشہادی حملہ کرکے کئی فوجی اہلکاروں کو ہلاک اور متعدد فوجیوں کو زخمی کردیا۔

17/فروری/2023ء

تحریک طالبان پاکستان کے تین استشہادی مجاہدین نے اللہ کی مدد و نصرت سے تمام سیکورٹی حصار توڑتے ہوئے صدر پر واقع پولیس کے محفوظ ترین مقام کراچی پولیس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا اور تین گھنٹے تک اس ہیڈکوارٹر پر اپنا قبضہ برقرار رکھنے کے بعد جام شہادت نوش کیا۔حملے میں دو درجن سے زائد پولیس اور رینجر اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔

18/فروری/2023ء

ولایت بنوں کی تحصیل جانی خیل کے علاقے بوپی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کی ایک بکتر گاڑی کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں گاڑی تباہ اور اس میں سوار تمام اہلکار جن کی تعداد ممکنہ طور پر 15 تھی ہلاک و زخمی ہوگئے

19/فروری/2023ء

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل گومل کے علاقے منزئی میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین کی بروقت جوابی سے فوج کے چھاپے کو ناکام بنایا گیا جس میں فوج کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا تاہم مجاہدین محفوظ رہے۔

22/فروری/2023ء

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل لدھا میں پارٹی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کیا، جس میں دو اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

22/فروری/2023ء

بلوچستان کے ضلع کوئٹہ کے علاقے کچلاک میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک پولیس اہلکار کو قتل کردیا، جو مجاہدین کی مخبریوں اور چھاپوں میں پیش پیش رہتا تھا۔

22/فروری/2023ء

تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ولایت پشاور کی تحصیل باڑہ کے "باڑہ کوہی" ایف سی کیمپ پہ حملہ کرکے کم از کم ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کردیا۔

23/فروری/2023ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے علاقے ہرمزکلی میں طالبان مخالف لشکر (سرنڈروں) نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر گھات لگا کر حملہ کرنے کی کوشش کی، جوابی کاروائی میں ان کا ایک اہم کمانڈر ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

24/فروری/2023ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقہ قلندر (سری پنگہ) میں مجاہدین نے فوج کے ایک قافلے کو گھات حملے کا نشانہ بنایا، جس میں فوج کے تین اہلکار ہلاک اور دیگر کے زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔

24/فروری/2023ء

تحریک طالبان پاکستان کے ٹارگٹ کلر دستے نے بلوچستان کے ضلع پشین میں سی آئی ڈی آفیسر جو مجاہدین پر چھاپوں اور انکی مخبریوں میں ملوث تھا، کو نشانہ بنایا جس سے وہ شدید زخمی ہوگیا۔

25/فروری/2023ء

صوبہ بلوچستان کے ضلع سوراب کے مرکزی بازار میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کرکے عبدالعزیز نامی پولیس اہلکار کو شدید زخمی کردیا۔

26/فروری/2023ء

ولایت بنوں، لکی مروت کے علاقے سید خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایس ایچ او لکی مروت عبدالرزاق کی گاڑی کو مائن حملے کا نشانہ بنایا، جس میں ایس ایچ او سمیت 4 اہلکار شدید زخمی ہوئے۔ مذکورہ شخص جعلی مقابلوں اور مجاہدین پر چھاپوں میں پیش پیش تھا۔

26/فروری/2023ء

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی میں پولیس کی ایک چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس میں 4 اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے۔

27/فروری/2023ء

ولایت مردان، ضلع مردان کے علاقے دوبئی اڈہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کے مجاہدین کی فائرنگ سے دو اہلکار شدید زخمی ہوگئے۔

بولتی تصویریں !!!



کتنے بد نصیب تم!



ہاں بلوچ! کہاں جا رہے ہو؟

سر! اپنے گھر...

ہماری اجازت لیے اور تلاشی دیئے بغیر؟

رکو... تلاشی دیکر جاؤ



جب مجرم ہی وہیں ہیں تو جرائم تو بڑھیں گے ہی

بولتی تصویریں !!!

ٹوٹی کمر والوں ہاتھ، پیر، ناک اور بازو سب توڑ کر رکھ دیئے











بولتی تصویریں !!!

ٹکر مار اس بلڈی سویلین کو.....کیسے ہمارے دیس میں ہم سے آگے چل سکتا ہے۔

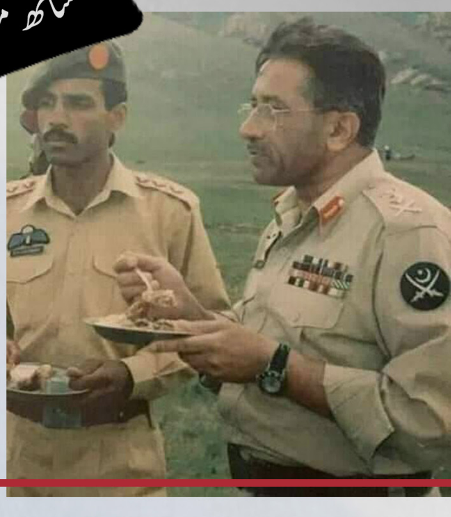






ظلم جب حد سے سوا ہو تو عیاں ہوتا ہے
دست مظلوم میں بھی سنگ گراں ہوتا ہے
جان کر بے سر و سامان کبھی ظلم نہ کر
ساتھ مظلوم کے خود رب جہاں ہوتا ہے





بولتی تصویریں!!!

ہم سوچ ہی رہے تھے کہ یہ بندہ اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے؟

پھر یہ تصاویر دیکھنے کو ملیں









جب آپ کے پیچھے صوبائی حکومت کی طاقت ہو اور 444 افراد کے **قاتل** ہوتے ہوئے بھی مقدمہ جیت جائیں۔

آؤ جوانو

آؤ جوانو، سحر سے بدلیں ظلمت کی ہر شام کو
اس دھرتی پر نافذ کر دیں اللہ کے احکام کو

اقوام باطل ٹوٹ پڑی ہیں یوں اہل ایمان پر
جیسے ٹوٹا کرتے ہیں سب بھوکے دستر خوان پر
گستاخی ہے شان نبی میں حملے ہیں قرآن پر
کھیل کے اپنی جانوں پر روکیں ان کے اقدام کو

آؤ جوانو...!

ظالم فوج نے قدم قدم اسلام سے غداری کی
ملکی سیاستدانوں نے بھی باطل سے جا یاری کی
معصوموں کا خون بہا مظلوموں پر بمباری کی
ٹوٹے ان پر قہر الٰہی پہنچیں یہ انجام کو

آؤ جوانو...!

مسلم قوم کے لب پر جچتے قومیت کے گیت نہیں
جمہوری یہ طور طریقے اہل حق کی ریت نہیں
طاغوتی راہوں پر چلنے میں مسلم کی جیت نہیں
پاؤں کی ٹھوکر میں رکھیں ہم ہر باطل نظام کو

آؤ جوانو...!

